ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

منقبت در شان حضرت مولانا علی علیہ الصلوٰۃ والسلام از افکار گوہر بار جناب سید قمر الدین صاحب
قمر مرحوم نبیرہ شاہ قمر صاحب اور خورد جناب مولوی حکیم سید نعمان حید رجاد کیبل و مدرس مدرسہ منعم آباد

المسمّٰی بہ اسم تاریخی

فائز الظفر

۱۳۰۹ھ

المعروف بہ

جلوۂ قمر

حسب فرمایش

عالیجناب مولوی سید طالب علی صاحب قبلہ رضوی مدظلہ برادر کہین عالیجناب
مولوی سید وارث علی خان صاحب مرحوم مغفور سابق ڈپٹی کلکٹر آرہ

مطبع منشی الٰہی طبع گردید
در خانہ محمد ظہور الحق بہادر

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

منقبت در شان حضرت مولانا علی علیہ الصلوٰۃ والسلام از افکار گہر بار جناب سید قمر الدین صاحب
قمر منسوب بہ شاہ قمر صاحب از خورد و عالیجناب مولوی حکیم سید لقمان حیدر صاحب وکیل و رئیس مصطفیٰ آباد

المسمّٰی بہ اسم تاریخی

فائز الظفر
۱۳۰۹

المعروف بہ

جلوۂ قمر

حسب فرمایش

جناب مولوی سید طالب علی صاحب قبلہ رضوی مد ظلہ برادر کہین جناب
مولوی سید وارث علی خان صاحب مرحوم مغفور سابق ڈپٹی کلکٹر آرہ

در مطبع منشی محمد ظہور الحق بہاری طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سریر آرای ملت خسرو کون و مکان حیدر
جہان پیرای نصفت بادشاہ انس و جان حیدر
دُرِ دریای رحمت قاسمِ نار و جنان حیدر
مہِ برجِ امامت مدعا کن و مکان حیدر
وصی جانشین خاتمِ پیغمبران حیدر

امام المتقین ہے وہ امیر المومنین ہے وہ
رضا جوی خدا ہی نفس خیر المرسلین ہے وہ
امام و پیشوا ہی وہ شہِ دنیا و دین ہے وہ
بلا فصل احمدِ مرسل کا بیشک جانشین ہے وہ
شب معراج احمد بھی گیا تا آسمان حیدر

نکالا کشتی اسکو طوفانِ ضلالت سے
کیا کعبہ کو طاہر بتکو توڑا دست قدرت سے
بٹھایا سکۂ اسلام احکامِ شریعت سے
اوٹھایا رایتِ فوج خدا کس شان شوکت سے
ہے بیشک قوتِ بازوی شاہِ مرسلان حیدر

ہدایت اونسی کی خلق خدا کو راہ دکھلائی — ہر اک مطلب بتایا ہر طرح کی بات سمجھائی
مآلِ نیک بد کی کیون نہو عالم کو بینائی — منور ہو گئین آنکھین تو سب خلقت نظر آئی

کہین کیونکر نہ پھر ہم خضرِ رہ گم کردگان حیدر

بچایا شیر سے سلمانؑ کو سولی سے مسیحا کو — سلیمانؑ کو فریبِ دیو سے دریا سے موسیٰ کو
جنابِ نوح کو طوفان سے مہجوری سے حوا کو — شبِ ہجرت فرشتوں کی جفا سے شاہِ بطحا کو

ہوا روزِ ازل سے یاورِ پیغمبران حیدر

جہادون مین محمد پہ ہمیشہ جان فدا کی — احد مین بدر مین خیبر مین جا جا کر لڑائی کی
علمداری ملی وسکو لوائے کبریائی کی — تہ بیر العلم فوجِ نبی جان کی صفائی کی

رہا جوہر نمائے ذوالفقارِ بے امان حیدر

ہوا راکب خدا کے گھر مین وہ دوشِ پیمبر کا — دوبالا ہو گیا دو قد آدم نورِ داور کا
مرقع کھنچ گیا اک جان دو قالب دو برادر کا — ہوا حاصل علی کو مرتبہ معراجِ اکبر کا

کہ تھا دوشِ شہِ لولاک پر جلوہ کنان حیدر

سحابِ آسمانِ رحمتِ یزدان — نقودِ گنجِ فطرت۔ فطرتِ گنجینۂ عرفان
ظہورِ نورِ قدرت۔ قدرتِ خلاقِ دیّان — کلیمِ طور۔ طورِ اوج بخش موسیٰ عمران

سراپا مظہرِ نورِ خداوندِ جہان حیدر

مرا مشکل کشا اہلِ جہان کا پیشوا بھی ہے — بتولِ پاک کا شوہر وصیِ مصطفیٰ بھی ہے
شہنشاہِ دو عالم تاجدارِ انما بھی ہے — خدا کا بندہ اشرف نصیری کا خدا بھی ہے

ملک سیرت بشر صورت امیرِ دو جہان حیدر

شبِ معراج جب عرشِ بریں پر مصطفےٰ پہونچے
تہے شاید ہمسفر شاہِ رُسل سے مرتضےٰ پہونچے
بصد غیبت قرینِ پردۂ عصمت سرا پہونچے
محمد سے لیے انگشتری شیرِ خدا پہونچے
ہوے گویا حجابِ ذاتِ یزداں میں نہاں حیدر

علی کی گفتگو سے کیا شہِ والا کو حیرت تھی
طعامِ شیر و شکر سے رسول اللہ کی دعوت تھی
عیاں پیشِ نظر خلاقِ بے ہمتا کی قدرت تھی
مگر تنہا خوری سے اون حبیبِ حق کو نفرت تھی
ہوے اوسدم شریکِ افتخارِ مرسلاں حیدر

علی کی ذاتِ انور سے جہاں بیشک ہوا روشن
رخِ پُرنور سے کون و مکاں بیشک ہوا روشن
زمیں بیشک ہوی روشن زماں بیشک ہوا روشن
نہ تھا خلقِ خدا پر جو عیاں بیشک ہوا روشن
کہ تھا سرِّ الٰہ العالمیں کا رازداں حیدر

جمالِ پاک تھا یا شرقِ نورِ طورِ سینا تھا
ہر اک جا ظاہر و باطن شہِ مرداں کا جلوہ تھا
بدن خاکی تھا یا انوارِ یزدانی کا پتلا تھا
عجب حیرت تھی عقلِ کل کو بھی اس راز کا کھٹکا تھا
خدا کی شان تھی دیکھا جہاں پر تھا وہاں حیدر

فصاحت میں بلاغت میں طلاقت میں صداقت میں
شرافت میں نجابت میں سعادت میں سیادت میں
جلالت میں ہدایت میں کرامت میں امامت میں
سخاوت میں شجاعت میں عبادت میں قناعت میں
مکمل تھا وزیرِ بادشاہِ مرسلاں حیدر

خدا کی راہ میں فرزند کو اپنے دیا اوسنے
غریبوں کو کھلایا اور خود فاقہ کیا اوسنے
زکوٰۃِ انگشتری ہنگامِ طاعت کی عطا اوسنے
مصیبت میں بھی کی ہر ایک کی حاجت روا اوسنے
زمیں پر لطفِ حق سے چارہ سازِ بیکساں حیدر

علیِ نفسِ نبی و رشتہ دارِ شاہِ بطحا ہے | وصیِ احمدِ مرسل ولیِ حق تعالیٰ ہے
امیرِ کوثر و تسنیم ہے سردارِ طوبیٰ ہے | قسیمِ نار و جنت زینتِ عرشِ معلیٰ ہے
خدا کی رحمتِ بے انتہا کا ہے نشان حیدر

ضیائے روئے انور سے منور چرخِ اخضر تھا | ہوائے زلفِ سرور سے مشامِ دین معطر تھا
یہی افضل سے افضل اور یہی بہتر سے بہتر تھا | رضائے حق میں جانِ جاں سے وہ خاصِ داور تھا
ہمیشہ سر بکف شاہِ رسل کا جانثار حیدر

خدا کی راہ میں سر دیدیا مولائے عالم نے | تہِ شمشیر بھی ہلا نہ دم اوس فخرِ آدم نے
رواجِ دین دیا دنیا میں جسکی فیضِ مقدم نے | گھٹایا نامِ باطل حق بڑھایا جہدِ محکم نے
شہیدِ راہِ حق مقبولِ خلاقِ جہان حیدر

کیا عنتر کو دو اوس شیر نے شمشیرِ براں سے | گرا کر اسپ سے مارا علی نے عمر کو جان سے
گیا مرحب جہنم میں لڑا جب شاہِ مرداں سے | کہے جبریل کیسے تھے یہ بھی ضربِ تیغِ یزداں سے
زہے شیرِ خدا بازوئے فخرِ مرسلاں حیدر

کرامت میں کمالِ ذاتِ اقدس افضل و اعلیٰ | مروت میں تھا یکتا وہ رسول اللہ کا پیارا
شرافت میں سو فخرِ خاندانِ ہاشمی ٹھہرا | امامت میں امامِ اولین و مرجعِ دنیا
سرآرائے عقبیٰ قالبِ ایماں کی جان حیدر

لکھا ہے شان میں جسکی کتاب اللہ و العترت | نزولِ آیۂ بلّغ سے ظاہر پایۂ شوکت
لقب سے مصحفِ ناطق کی روشن نطق کی طاقت | ید اللہ فوق ایدیہم سے ظاہر ہاتھ کی قوت
فلک رفعت ملک طلعت شہِ کروبیاں حیدر

ہوا رجعت سے ظاہر مہر و مہ پر اوسکا قبضہ ہے
وصالِ عزت اوسکی الفت کا نتیجہ ہے

ازل سے مالکِ لوح و قلم وہ شاہ والا ہے
ابد تک ساری خلق اللہ کا ماوا و ملجا ہے

رسولِ حق کا پیارا بیکسوں کا مہربان حیدر

درِ خیبر اوکھاڑا شیر نے اللہ کی قدرت
تزلزل قلعۂ خیبر مین تھا ابن کاہ کی صورت

کیا و رکو سپر پیشِ نظر اللہ ری قوت
بنایا اوسکا پل دریا و سپاہ نے فوجکی کثرت

زہی ہمت تھی خیبر دی شاہ انس و جان حیدر

عطا کی اوسنے سائل کو ہوا جس شے کا جو طالب
اگر بحرِ سخاوت تھا علی ابن ابیطالب

عدوِ دینِ احمد پر رہا ہر مرتبہ غالب
وہ تھا نفسِ نبی بیشک وہ تھی اکجان دو قالب

نصیرِ غزوۂ بدر و حنین و نہروان حیدر

مرا دل آج پیمانہ ہے صہبا سے تولا کا
خیالِ مرتضیٰ سے ذہن ہے یا نشہ ہے صہبا کا

زبان پر ذائقہ ہے حکمِ پاکِ حق تعالیٰ کا
کہ ہے اجر اس رسالت میں ولاے اہلِ قربیٰ کا

کہ ہے تو ہی قریبِ افتخارِ مرسلان حیدر

سلام اے قبلۂ دنیا و دین شاہنشہِ اکرم
سلام اے رشکِ ہارون افتخارِ عیسیٰ مریم

سلام اے غیرتِ الیاس و یونس ثانی آدم
سلام اے جانِ احمد در شہوارِ سیدِ عالم

امام الانس والجنہ معینِ قدسیان حیدر

سلام اے شاہ مردان السلام اے سیدِ والا
سلام اے جانِ ایمان السلام اے شوہرِ زہرا

سلام اے روحِ عرفان السلام اے شافعِ عقبا
سلام اے شیرِ یزدان السلام اے مبدءِ تقوا

سلام اے رہنماؤ مالکِ باغِ جنان حیدر

قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ
یعنی حضرت نوح

لکھا تھا لوح پر جس دم قلم نے نام احمد کا — رقم تجھکو کیا تھا قوت بازوئے محمد کا
وصی مصطفےٰ مہبط ہے تو ہی فیض سرمد کا — بیان ممکن نہیں بندہ سے تیرے وصف بیحد کا

کہ تو ہی پیکر کون و مکان کی جان جان حیدر

ولادت سے تری کعبہ عبادتگاہ عالم ہے — شہادت سے تری کوفہ کی مسجد خانہ غم ہے
تو ہی اعلیٰ سے اعلےٰ اور معظم سے معظم ہے — ترا اسم گرامی کیا ہے گویا اسم اعظم ہے

ثنا خوانِ علی خالق علی کا مدح خوان حیدر

شہ معجز نما و بادشاہِ قل کفٰی تو ہے — شجاع لافتا و تاجدار انما تو ہے
مرادِ عندہٗ علم الکتاب اے رہنما تو ہے — پس از شاہِ رسل دونوں جہانکا پیشوا تو ہے

ترا جلوہ ہے بس یہ از زمین تا آسمان حیدر

تفوق ہے عبادت پر شہا تیری تولا کو — تعلق ہے تری سرکار سے اعلیٰ و ادنیٰ کو
تعمق ہے ترے اوصاف مین درکار دانا کو — تخشع تجھ سے تھا روح القدس کو شاہ بطحا کو

تصدق ہے محبت کا تری باغ جنان حیدر

ترا ہر کام امر ایزد غفار ہے بیشک — غضب تیرا جلال خالق قہار ہے بیشک
ترحم تیرا رحم احمد مختار ہے بیشک — جہا نمین ذات تیری مظہر اسرار ہے بیشک

ازل سے تو ہی فخر دودۂ پیغمبران حیدر

محبت کو تری ہم الفت اللہ سمجھے ہین — تولا کو تری واللہ خضر راہ سمجھے ہین
تری رتبونکو کب یہ مرتد و گمراہ سمجھے ہین — یہ سر حق فقط مردان حق آگاہ سمجھے ہین

کہ ہو بیشک کمال ذات یزدانکا نشان حیدر

تجھی سی ہست و بود گلشن ایجاد ہے مولا — تر و تازہ ریاض علم و استعداد ہے مولا
تری ادراک وجودت کا چمن آباد ہے مولا — ترا باغی جہاں میں نطفۂ شداد ہے مولا
کہ تو ہی بوستان خلد کا سرو روان حیدر

تری ابر کرم کا ایک قطرہ آب گوہر ہے — تری جاہ و حشم کا ایک شمّہ چرخ اخضر ہے
مقابل بادشاہونکی تری در کا قلندر ہے — چراغ خانۂ اجلال تیرا شاہ خاور ہے
جھکا ہی آستان بوسی کو تیری آسمان حیدر

تری فیض کرم سی گلشن عالم تر و تازہ — نبی ہی علم حق کا شہر اور تو اوسکا دروازہ
تری الفت عروس چہرۂ مومن کا ہی غازہ — عداوت تیری نشۂ خواب ہستی کا خمیازہ
کہ تو ہی گلشن دین نبی کا باغبان حیدر

نظام ملک دین سر حلقۂ پیغمبران حیدر — امام المتقین فرماندۂ روح روان حیدر
امیر المومنین ماوای ہر پیر و جوان حیدر — برفعت باعث شادابی باغ جنان حیدر
بزیر گنبد گردان شفیق انس و جان حیدر

چھوڑایا تمنی شاہا یوسف مصری کو زندان سے — ملایا آپ نے بچھڑی پسر کو پیر کنعان سے
بری یونس کو رکھا ماہی دریا کی نقصان سے — امان دی حضرت جرجیس کو شمشیر بران سے
کرم مجھ پر بھی کر ای انبیا کی مہربان حیدر

پئے دندان پیغمبر رہون با آبرو مولا — برای جان محسن جان پر صدمہ نہو اصلا
مری عزت نہو ضایع برای فاطمہ زہرا — نہوں رسوا بحق اہلبیت سرور بطحا
مری مولا مری آقا شہ شاہنشہان حیدر

برای شبر و شبیر حرمت ہو مری افزون ‏— بحق عابد و باقر رہون نامی تہِ گردون
تصدق جعفر و کاظم کا پاؤن مین لِ مخزن ‏— رضا کا واسطہ چاہون رضا سے خالق بیچون
ہو صدقے سے تقی کے مجھپہ اب تو مہربان حیدر

نقی کے فیض سے گردش ہو اب میرے اختر کو ‏— برای عسکری محفوظ رکھہ مجھکو مرے گھر کو
تصدق مہدی ہادی کا دیکھون روے انور کو ‏— لبالب بادۂ الفت سے پاؤن دل کے ساغر کو
ہمیشہ تیری مدحت سے رہون رطب اللسان حیدر

شہا کچھ روز دنیے خستہ و عاجز پریشان ہے ‏— بسانِ صوتِ ناقوس اک خیالی جسم مین جان ہے
جہان مین ذات تیری رحمتِ افضالِ یزدان ہے ‏— عصاے پیری تیغِ جوان ہے حرزِ طفلان ہے
مدد کرنا مری ای واقفِ دردِ نہان حیدر

کبھی تم بیر روزی نہین سو بار ہوتی ہے ‏— کبھی پستی قسمت ساری سفلو ہونکو کھوتی ہے
عروسِ فکر اب حسرت بھری آنکھونسے روتی ہے ‏— خجالت آپ مجھکو بحرِ خفت مین ڈبوتی ہے
نہ ہونے دیجے مجھے رسوایِ دو جہان حیدر

بوقتِ جان کنی مجھ زار و خستہ کی مدد کرنا ‏— نکیرین آئین مرقد مین تو خود دینا جواب انکا
بچانا مجھکو تاریکی تربت سے مرے مولا ‏— فشارِ قبر سے محفوظ رکھنا یا شہِ والا
کہ مین بھی ہون محب دلسے تمہارا جاودان حیدر

حمایت میری کرنا صبحِ محشر جب ہویدا ہو ‏— شہِ خاور سر پر نیزہ پر جب جلوہ آرا ہو
حساب خلق پر آمادہ جب خلاق یکتا ہو ‏— شفاعت پر کمربستہ شہِ یٰسین و طٰہٰ ہو
کہین جب تیرے پیرو یا معین بیکسان حیدر

تضمین مصرع ۱۲

قمرؔ مشتاق مدت سے ہے تیری قبر انور کا	بلا روضہ پہ اب ہو واسطہ تجھکو پیمبر کا
قبول مدح میں وقفہ ہے شاہا اک نظر بھر کا	مرادیں میری سب ملتی ہیں صدقہ فتح خیبر کا

مرے دونوں جہاں کی مونس آرام جان حیدر

قطعہ تاریخ طبع از مصنف منقبت ہذا طرز اظہار حال

شروع شاعری میں کی قمرؔ جب	عیاں تھے مشق اول کے سب انداز
لکھی یہ منقبت بھی بہر مطلب	ہوئی مدح علی سے طبع ممتاز
ملا خلوت بھی جب مقبولیت کا	بوقت طبع لکھا بیکر آغاز

قطعہ تاریخ طبع از فکر بلند جناب مولوی ابو الفضل اصغر صاحب حشرؔ آروی شاگرد رشید حضرت صفیر بلگرامی علیہ الرحمۃ

مطلع فکر پر ضیا سے قمر	بہ نظر جلوۂ قمر آمد
سال تاریخ طبع او آئے حشرؔ	از قلم حاصل ظفر آمد ۱۳۰۹ھ

قطعہ تاریخ از فکر سعید جناب سید محمد حمید الدین حید صاحب وحید سلمہ برادر زادہ شاگرد مصنف

چون بشیرین سخنے عمو من شاہ قمر	منقبت کرد رقم در صفت باب علوم
سال طبعش ز دلم بہر خرد جست وحید	گفتمش - مائدۂ ذکر جمیل معصوم ۱۳۰۹ھ

اعلان

اس منقبت کو مصنف ممدوح نے کسی حاجت خاص کیلیے لکھا تھا نہ بغرض اظہار کمال فن شاعری - اور وہ حاجت برآئی التجا قبول ہوئی کیا عجب کہ اور اہل حاجت کو بھی وسیلہ حصول مطالب ہو - لہذا جملہ صاحبان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اسکے حقوق مطبع کو محفوظ ہیں - کوئی صاحب بغیر اجازت راقم قصد طبع نفرمائیں اور عوض نفع نقصان نہ اوٹھائیں - ہاں جسقدر جلدوں کی ضرورت ہو ۱۰ ر قیمت مع محصولڈاک بھیجکر طلب فرمائیں فوراً ارسال خدمت کیجایگی -

المشتہر محمد ظہور الحق مالک اخبار ستارہ ہند و اسٹار آف انڈیا پریس آرہ ضلع شاہ آباد

اعلان

اس منقبت کو مصنف ممدوح نے کسی حاجت خاص کیلیے لکھا تھا
بغرض اظہار کمال فن شاعری اور وہ حاجت بر آئی التجا قبول ہوئی
کیا عجب کہ اور اہل حاجت کو بھی وسیلہ حصول مطالب ہو لہذا جملہ
صاحبان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اسکے حقوق طبع کو محفوظ ہین
کوئی صاحب بغیر اجازت راقم قصد طبع نفرمائین بعوض نفع
نقصان نہ اوٹھائین ہان جسقدر جلدون کی ضرورت ہو
اور قیمت مع محصولڈاک بھیجکر طلب فرمائین فوراً ارسال خدمت کیجائیگی

المشتہر محمد ظہور الحق مالک مطبع

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۳	جان نشین	جانشین
۶	۱۳	سلام	سلام اسے
۹	۰	نشتر	جوشش
۱۰	۷	لطفرت	لطفت